دُنیا کی مالی مُشکلات اور ان کا حل

اس وقت دُنیا کو ایک خطرناک جنگ درپیش ہے۔ قومیں قوموں پر چڑھائی کر رہی ہیں۔ اور متقدر ہستیاں اپنے نام ونمود اور عزوجاہ کی ہوس کی تسکین کے لئے دوسرے انسانوں کی گاڑھے پسینہ کی کمائی نہایت بے دردی سے پھونکتی جا رہی ہیں جنگی مصارف پر جو دولت ضائع ہو رہی ہے اس کا اندازہ نہیں کیا جا سکتا۔ جاپانی پارلیمنٹ میں تقریر کرتے ہُوئے فنانس ممبر نے بتایا۔ کہ ۱۹۳۷ء سے اب تک چین کے ساتھ جنگ پر قریباً سترہ ارب پچاس کروڑ یَن صرف ہو چکے ہیں (یَن مساوی پندرہ آنہ) برطانیہ کے آج کل کے روزانہ اخراجات کا اندازہ اسّی لاکھ پونڈ کیا گیا ہے۔ باقی ملکوں کے جنگی مصارف کا اندازہ بھی اس سے کیا جا سکتا ہے۔ ان اخراجات نے ہر ملک کی اقتصادی حالت کو بے حد ابتر بنا دیا ہے۔ ہندوستان بھی اس بوجھ سے بچ نہیں سکا۔ حکومتِ ہند قریباً بیس لاکھ روپیہ روزانہ اسی سلسلہ میں خرچ کر رہی ہے اور اسے پُورا کرنے کے لئے کئی نئے نئے محاصل عائد کئے جا رہے ہیں۔ ہر ملک میں ٹیکس بڑھائے جا رہے ہیں۔ اور روپیہ حاصل کرنے کے لئے حکومتیں کئی تجاویز پر غور کر رہی ہیں۔ علاوہ ازیں ضروریاتِ زندگی بہت گراں ہو رہی ہیں۔ بعض چیزوں کے نرخ تو تین چار گُنا تک بڑھ چکے ہیں۔ اور اس طرح ملک کے اقتصادی نظام میں ایک زلزل واقعہ ہوتا ہُوا نظر آ رہا ہے۔ ان حالات کا مقابلہ ہماری جماعت کے دوستوں کو نہایت دُور اندیشی اور معاملہ فہمی سے کرنا چاہیئے۔ کیونکہ ان کے ذمہ نہ صرف اپنے بال بچوں کے اخراجات کا پُورا کرنا ہے۔ بلکہ خدا تعالےٰ کے دین کی اشاعت کے لئے بھی اپنی آمدنیوں کا ایک حصّہ پیش کرنا ہے:۔

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی پیش فرمودہ تحریک جدید پر جو لوگ کاربند ہیں۔ اور اس کی حقیقی رُوح کو اپنی عملی زندگی میں داخل کر چکے ہیں۔ وُہ بہت حد تک سہولت میں رہینگے۔ لیکن حالات میں غیر معمولی تبدیلی اس امر کی مقتضی ہے۔ کہ اس کی ایک ایک شق پر عمل میں اور بھی شدت پیدا کی جائے۔ اور اگر کوئی شخص ابھی تک اس طرف سے غافل رہا ہے۔ تو اب دُنیا کے حالات کو دیکھ کر اس کی آنکھیں کھل جانی چاہئیں اور اسے سمجھ لینا چاہیئے۔ کہ اگر آنے والی مشکلات کے لئے اب بھی اس نے اپنے آپکو تیار نہ کیا۔ تو سیلِ حوادث کا مقابلہ کرنا اس کیلئے ناممکن ہو جائے گا۔ سادہ زندگی اور سادہ معاشرت ہی ہے۔ جو خدا تعالےٰ کا فضل شاملِ حال ہو۔ تو رنج و آلام اور پریشانیوں و مصائب سے پُر زندگی میں سہارا بن سکتی ہے اپنی آمدنی میں اضافہ کے لئے جائز وسائل و ذرائع کی تلاش کے ساتھ ساتھ ہر کام میں بچت اور ہر خرچ میں تخفیف کی ہر ممکن کوشش کرنی چاہیئے۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے ایک دفعہ فرمایا تھا:۔

"جب ہمارے لئے تنگی کا زمانہ ہے۔ تو ہمارے دوستوں کو بھی کفایت شعاری سے کام لینا چاہیئے۔ حضرت خلیفۂ اول رضی اللہ عنہ مستعمل لفافوں سے ہی بہت سا کام لے لیا کرتے تھے۔ اور انہی پر بہت سے رقعہ جات وغیرہ لکھوایا کرتے تھے"۔ (خطبہ جمعہ ۲۸ نومبر ۱۹۳۰ء)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:۔

"تقوےٰ اختیار کرو۔ دُنیا سے اور اس کی زینت سے بہت دل نہ لگاؤ۔ اسراف نہ کرو"۔ (کشتی نُوح ص۲)

عورتوں کو مخاطب کرکے حضور علیہ السلام فرماتے ہیں۔ "تم خاوندوں سے وُہ تقاضے نہ کرو جو ان کی حیثیت سے باہر ہیں۔ (ص۲)

تحریک جدید کے شعبوں میں ہمارے پیارے آقا نے محنت اور ہاتھ سے کام کرنا بھی رکھا ہے۔ تاکہ محنت و مشقت کے کسی کام کے کرنے سے عار نہ کی جائے:۔

حضرت خلیفۂ اول رضی اللہ عنہ نے ایک دفعہ فرمایا:۔

"جوں جوں دُنیا خدا سے دُور ہو کر آمدنی کے وسائل سوچتی ہے۔ اور دُنیوی آمدنیں ترقی کرتی جاتی ہے۔ توں توں قدرت اور منشاءِ الٰہی ان آمدنیوں کو ایک خرچ کا کیڑا بھی لگا دیتا ہے۔ گھر کی مستورات سے ہی لو۔ اور غور کرو۔ کہ اس قوم نے کس طرح محنت کرنا اور کاروبار خانگی سے دست برداری اختیار کی ہے۔ چرخہ کاتنا یا چکی پیس کر گھر کی ضرورت کو پورا کرنا تو گویا اس زمانہ میں گناہ کی حد تک پہونچ گیا ہے۔ کام کاج تو یوں چھُوٹا۔ اخراجات میں ایسی ترقی ہُوئی۔ کہ آج کل کے لباس کو دیکھ کر مجھے تو بارہا تعجب آتا ہے۔ ایسا نکمّا لباس ہے۔ کہ دس پندرہ دن کے بعد وُہ نکمّا محض ہو کر خادمہ یا چوہڑی کے کام کا ہو جاتا ہے۔ اور خدا کی قدرت۔ کہ پھر وُہ چوہڑی بھی اس سے بہت حد تک مستفید نہیں ہو سکتی۔ وُہ کپڑے کیا ہوتے ہیں وہ تو ایک قسم کا مکڑی کا جالا ہوتا ہے۔ جس میں بیٹھ کر وُہ شکار کرتی ہے"۔ (خطبات نور ص۲۴۹)

پھر حضور فرماتے ہیں:۔

"مال کمانا سہل ہے۔ پر خرچ کرنا بہت اہم اور ذمہ واری کا کام ہے۔ ..... عورتوں کی قوم بڑی کمزور ہوتی ہے۔

پس اموال ان کو نہ دے دو۔ ایسا ہی لڑکوں کے حوالے مال نہ کیا کرو۔ کئی لڑکے فضول خرچ ہو جاتے ہیں۔ صرف اس لئے کہ انہیں پیسے دیئے جاتے ہیں۔ ہمیشہ چیز منگوا کر دینی چاہیئے"۔ (بدر جلد ۸ نمبر ۳۹)

احباب جماعت کو ان باتوں کی طرف خاص توجہ دینی چاہیئے۔ اور انہیں اپنی عملی زندگی میں داخل کر لینا چاہیئے۔ ورنہ سخت مشکلات کا سامنا ہوگا۔ دنیا خوفناک مصائب کے مونہہ میں بڑی تیزی کے ساتھ جا رہی ہے۔ اور نہیں کہا جا سکتا کہ موجودہ خطرات میں اور کس قدر اضافہ ہونے والا ہے۔ اور یہ نازک حالات کب تک جاری رہیں گے۔ ہمیں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا چاہیئے کہ اس نے ہمیں ایسے رہبر عطا فرمائے۔ جو ہماری ہر حالت کو پیش نظر رکھ کر ہر وقت خبردار کرتے رہتے ہیں۔ ہمیں ہدایات سے فائدہ اٹھانا چاہیئے۔

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۷ تبلیغ ۱۳۲۰ہش۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق نو بجے شب کی ڈاکٹری اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کو نزلہ اور سردرد کی شکائت ہے۔ حضور کی صحت اور درازئ عمر کے لئے دعا کی جائے۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کو بخار رہے۔ حرم اول حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کو دوران سر اور ضعف کی تکلیف ہے۔ صحت کے لئے دعا کی جائے۔

جو مبلغ امرتسر کے جلسہ میں گئے تھے۔ واپس آ گئے ہیں۔

نمائندگان مجلس مشاورت کو ضروری اطلاع

قبل ازیں مجلس مشاورت کے انعقاد کے تعلق اور اس میں شامل ہونے والے احباب کے لئے شرائط وغیرہ کا اعلان کیا جا چکا ہے۔ لیکن ابھی تک نمائندگان کے اسماء گرامی سے اکثر جماعتوں کی طرف سے اطلاع نہیں آئی۔ حسب منظوری سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ آئندہ ایسی اطلاعات کا مشاورت کے انعقاد سے پندرہ دن قبل دفتر ہذا میں پہونچ جانا ضروری ہے۔ اس کے مطابق اس دفعہ ۲۶ امان ۱۳۲۰ہش بمطابق ۲۶ مارچ ۱۹۴۱ء کی شام تک یہ اطلاعیں پہونچ جانی ضروری ہیں۔ نیز جماعتوں کی اطلاع کے لئے مزید وضاحت سے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ نمائندگان کے بقایا دار نہ ہونے کی تصدیق سیکرٹری مال کی طرف سے اور انتخاب کے باقاعدہ ہونے کی اطلاع امیر یا پریذیڈنٹ کی طرف سے ہونی چاہیئے جس میں درج ہو۔ کہ جماعت ہذا نے باقاعدہ اجلاس میں یا بکثرت رائے فلاں صاحب کو نمائندہ منتخب کیا ہے۔ (پرائیویٹ سیکرٹری حضرت امیر المومنین)

خانہ مذہب میں "احمدی مسلم" اور خانہ زبان میں "اردو" لکھائیں

ان ایام میں تمام کارکنان کا فرض ہے کہ خانہ مذہب میں "احمدی مسلم" لکھائیں۔ اور خانہ "زبان میں" اردو"۔ اگر شمار کنندگان میں سے کوئی اندراج سے انکار کرے۔ تو اسے بتلا دیا جائے۔ کہ مردم شماری کے افسران سے اس بارہ میں ہدایت طلب کی گئی تھی۔ اور انہوں نے ہمیں بتلایا ہے۔ کہ انکی طرف سے اپنے ماتحتوں کو ہدایات جاری کی گئی ہیں۔ کہ اگر کوئی "مذہب" کے خانہ میں اپنا فرقہ نمایاں کرنا چاہتا ہے تو وہ ایسا کر سکتا ہے۔ اور شمار کنندگان کا فرض ہے۔ کہ وہ اسکی مرضی کے مطابق ایسا درج کریں۔ شہری حلقہ جات میں امیر جماعت اس اعلان کی اشاعت خطبہ جمعہ میں اچھی طرح کرا دیں۔ اور ہر محلہ میں ایک ایک آدمی کی ڈیوٹی لگا دیا کہ وہ شمار کنندگان سے فرقہ مذہب کا اندراج احتیاط سے کرائیں۔ اور ہیڈ کوارٹر ضلع یا تحصیل کے امیر جماعت دیہاتی حلقہ جات میں اسکی اطلاع بذریعہ خاص انتظام کرائیں۔ خصوصاً جہاں اخبار الفضل نہیں جاتی۔ یہ ایک نہایت ضروری کام ہے۔ اسمیں کسی قسم کی کوتاہی نہیں ہونی چاہیئے۔ ناظر امور عامہ سلسلہ احمدیہ

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی

اندرون ہند کے مندرجہ ذیل اصحاب ۱۴ تبلیغ سے ۱۱ تبلیغ ۱۳۲۰ہش تک حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ پر بیعت کر کے داخل احمدیت ہوئے۔

نمبر	نام	نمبر	نام	نمبر	نام
۸۴۳	حافظ عبد المتین صاحب برما	۸۷۹	محمد عبد اللہ صاحب گورداسپور	۹۱۳	علی صاحب بٹ اسلام آباد کشمیر
۸۴۴	محمد الدین صاحب سیالکوٹ	۸۸۰	غلام حسین صاحب "		
۸۴۵	برکت بی بی صاحبہ "	۸۸۱	رقیہ بی بی صاحبہ "	۹۱۴	حسین صاحب بٹ "
۸۴۶	شریفاں بی بی صاحبہ "	۸۸۲	خورشید بی بی صاحبہ "	۹۱۵	راجہ بیگم صاحبہ "
۸۴۷	فاطمہ بی بی صاحبہ "	۸۸۳	محمد شاہ صاحب اسلام آباد کشمیر	۹۱۶	خاتونی صاحبہ زوجہ عبد الصمد صاحب "
۸۴۸	خیر الدین صاحب گورداسپور				
۸۴۹	محمد شریف صاحب "	۸۸۴	غلام محمد بڈر صاحب "	۹۱۷	غلام رسول صاحب "
۸۵۰	رکھی صاحبہ "	۸۸۵	ساجدہ بیگم صاحبہ "	۹۱۸	علی راتھر صاحب "
۸۵۱	رشید بی بی صاحبہ "	۸۸۶	حمید اللہ صاحب "	۹۱۹	محمد اکبر صاحب لائل پور
۸۵۲	رحمت بی بی صاحبہ "	۸۸۷	سارہ بیگم صاحبہ "	۹۲۰	عبد العزیز صاحب پونچھ
۸۵۳	محمد علی صاحب "	۸۸۸	ہاجرہ بیگم صاحبہ "	۹۲۱	بھاگ بھری صاحبہ سرگودھا
۸۵۴	مرزو بی بی صاحبہ "	۸۸۹	غلام رسول بڈر صاحب "	۹۲۲	خان محمد صاحب "
۸۵۵	عمدہ بی بی صاحبہ "	۸۹۰	شریفہ بی بی صاحبہ "	۹۲۳	رحمت بی بی صاحبہ "
۸۵۶	محمد الدین صاحب "	۸۹۱	عبد المجید صاحب "	۹۲۴	میاں عبد الحکیم صاحب ملتان
۸۵۷	محمد عاشق صاحب "	۸۹۲	عبد الرشید صاحب "	۹۲۵	غلام رسول صاحب "
۸۵۸	محمد صادق صاحب "	۸۹۳	سردرہ بیگم صاحبہ "	۹۲۶	اللہ رکھی صاحبہ "
۸۵۹	سردار خانصاحب "	۸۹۴	بشیر احمد صاحب "	۹۲۷	حیات خاتون صاحبہ "
۸۶۰	حبیب خانصاحب "	۸۹۵	راجہ بیگم صاحبہ "	۹۲۸	اللہ وسائی صاحبہ "
۸۶۱	حنیف خانصاحب "	۸۹۶	غلام نبی صاحب "	۹۲۹	عبد الغفور صاحب متعلم ایم۔ اے لاہور
۸۶۲	صدیق خانصاحب "	۸۹۷	جانہ بیگم صاحبہ "		
۸۶۳	مختار بیگم صاحبہ "	۸۹۸	عبد اللہ صاحب "	۹۳۰	سید حسن محمد صاحب گورداسپور
۸۶۴	رضیہ بیگم صاحبہ "	۸۹۹	کریم صاحب ڈار "	۹۳۱	صادق علی شاہ صاحب "
۸۶۵	عالم بی بی صاحبہ "	۹۰۰	مختی صاحبہ "	۹۳۲	صادقہ بی بی صاحبہ "
۸۶۶	غلام احمد صاحب "	۹۰۱	خاتونی صاحبہ "	۹۳۳	اللہ داد صاحب "
۸۶۷	جھنڈا صاحب "	۹۰۲	تاجہ صاحبہ "	۹۳۴	جان بی بی صاحبہ "
۸۶۸	عبد اللہ خانصاحب "	۹۰۳	خورشید بیگم صاحبہ "	۹۳۵	لطیف احمد صاحب "
۸۶۹	نظیر احمد صاحب "	۹۰۴	احمد بٹ صاحب "	۹۳۶	عبد المجید صاحب "
۸۷۰	بشیر احمد صاحب "	۹۰۵	مختی صاحبہ بنت احمد بٹ صاحب "	۹۳۷	حمید احمد صاحب "
۸۷۱	منظور احمد صاحب "			۹۳۸	جان محمد صاحب "
۸۷۲	محمد اسمٰعیل صاحب "	۹۰۶	ہاجرہ صاحبہ "	۹۳۹	مقبول بیگم صاحبہ "
۸۷۳	ناظر حسین صاحب "	۹۰۷	رمضان بڈر صاحب "	۹۴۰	رسولاں بی بی صاحبہ "
۸۷۴	رحمت علی صاحب "	۹۰۸	غفار بڈر صاحب "	۹۴۱	شریف حسین صاحب کوٹہ راجپوتانہ
۸۷۵	اللہ دتا صاحب ولد نظام الدین صاحب "	۹۰۹	عبد اللہ بڈر صاحب "	۹۴۲	شیخ محمد صاحب حیدرآباد دکن
		۹۱۰	تاجہ بیگم صاحبہ بنت رمضان بڈر صاحب "	۹۴۳	ابو الخیر سیف الاسلام صاحب سکندرآباد
۸۷۶	دین محمد صاحب "			۹۴۴	فاطمہ صاحبہ "
۸۷۷	صدیق محمد صاحب "	۹۱۱	روشنی صاحبہ "	۹۴۵	محمد منیر صاحب پشاور
۸۷۸	شریف محمد صاحب "	۹۱۲	عبد الصمد صاحب بٹ "	۹۴۶	محمد علی صاحب سیالکوٹ
				۹۴۷	رسول بی بی صاحبہ شیخوپورہ

درخواست دعا۔ جمشید پور سے بذریعہ تار اطلاع موصول ہوئی۔ کہ آمنہ بیگم صاحبہ اہلیہ چودھری عبد اللہ خانصاحب بنت جناب چودھری فتح محمد صاحب ناظر اعلیٰ موٹر کے حادثہ سے زخمی ہوگئی ہیں۔ اور علاج کے لئے ہسپتال میں داخل کر لی گئی ہیں۔ احباب صحت و عافیت کے لئے دعا کریں۔

سرورِ کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کی چالیس حدیثیں

(از حضرت میر محمد اسحاق صاحب)

آٹھویں حدیث:- اَلدُّنْیَا سِجْنُ لِلْمُؤْمِنِ وَجَنَّۃٌ لِلْکَافِرِ

ترجمہ :- دُنیا مومن کے لئے قید خانہ اور کافر کے لئے جنت ہے :-

(۱)

رسُول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان مومن کے لئے کیسا امید افزا اور منکر کے لئے کتنا خوفناک ہے۔ کہ سُننکر بدن کے رونگٹے کھڑے ہوجانے چاہئیں۔ مطلب اس حدیث کا یہ ہے۔ کہ دُنیا میں بھی، اور آخرت میں بھی نسبت کا قانون چلتا ہے۔ کمی اور بیشی۔ سختی اور نرمی۔ سزا اور جزا۔ آرام اور تکلیف یہ سب نسبتی امور ہیں مثلاً ایک شخص جو نائب تحصیلدار ہے۔ اگر اُسے خبر دی جائے۔ کہ اُسے تحصیلدار بنا دیا گیا ہے۔ تو وُہ خود اور اس کے تمام رشتہ دار بہت خوش ہوں گے۔ برادری میں مٹھائی بانٹی جائے گی۔ دوست آشنا جمع ہوکر پارٹی اور دعوت کا مطالبہ کرینگے۔ گھر کی بڑی بوڑھیاں شکرانہ کے نفل ادا کریں گی۔ لیکن اگر ایک ڈپٹی کمشنر کو تحصیلدار بنا دیا جائے۔ تو یہ اُس کے اور اس کے رشتہ داروں کے لئے ماتم کا دن ہوگا۔ دوست آشنا جمع ہوکر اظہارِ رنج اور افسوس کریں گے۔ اور گورنمنٹ میں اپیل در اپیل دائر کی جائے گی۔ کہ کسی طرح یہ حکم منسُوخ کر دیا جائے۔ اب اے دوستو! دیکھو کہ عُہدہ ایک ہی ہے۔ لیکن ایک کے لئے خُوشی اور فخر کا مُوجب۔ اور دُوسرے کے لئے ذلّت اور شرمندگی کا سبب ہے۔ یہ کیوں؟ اس لئے کہ نسبت کے قانون کے مطابق تحصیلداری کا عُہدہ نائب تحصیلدار کے لئے تو ترقی ہے۔ مگر ایک ڈپٹی کمشنر کے لئے سراسر تنزل ہے۔ اسی طرح ہمارے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ کہ مومن کے لئے اگلے جہان میں ایسی ایسی نعمتیں مہیا کی جائیں گی۔ اور ایسے ایسے آرام وہاں خدا کے فرمانبردار بندوں کے لئے مقدر ہیں۔ کہ ان کے مقابلہ میں دُنیا کی بادشاہتیں اور عزّتیں۔ اور آرام اور آسائشیں ایسی معلوم ہوں گی۔ کہ جیسے کوئی قیدی قید خانہ کی تاریک و تنگ کوٹھڑی میں محبوس ہو۔ اور وُہ چھُٹ کر آزاد فضا میں سانس لے۔ لیکن وائے برحالِ کافر۔ کہ خدا کے انکار۔ اس کے رسُولوں کی تکذیب قیامت کے وجُود میں تردد۔ مذہب سے لاپرواہی کے نتیجہ میں مرنے کے بعد ایسی ایسی تکلیفیں اور دُکھ خدا کے ہاں اس کے لئے مقدّر ہیں۔ کہ وُہ وہاں جاکر آہ مار کر کہے گا۔ کہ دُنیا تو میرے لئے باوجُود صدہا دکھوں کے بہشت تھی۔ کاش میں وہاں ہی رہتا۔ جیسا کہ خود قرآن مجید میں اس نسبتی قانون کے متعلق لکھا ہے۔ کہ گو قبر میں کافر کو بہت تکلیف ہوگی۔ مگر دوزخ کے عذاب کو دیکھ کر وُہ آہیں بھرتا ہُوا کہے گا۔ کہ اے کاش میں قبر ہی میں سویا رہتا۔ پس دوزخ کے شدید ترین عذاب کے مقابلہ میں کافر قبر کے شدید عذاب کو ایسا سمجھے گا۔ جیسا کہ آرام دہ خواب گاہ ہو۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ کفار کے قول کو نقل کرتے ہُوئے فرماتا ہے :- یَا وَیْلَنَا مَنْ بَعَثَنَا مِنْ مَّرْقَدِنَا هٰذَا مَا وَعَدَ الرَّحْمٰنُ وَصَدَقَ الْمُرْسَلُوْنَ۔ یعنی قیامت کے روز جب کافروں کی روحیں اُس مقام سے جسے اسلامی اصطلاح میں قبر کا نام دیا گیا ہے۔ نکل کر حشر کے میدان میں جمع ہوکر دوزخ کے ہولناک عذاب کو دیکھیں گی۔ تو قبر کی مصیبتوں اور عذابوں کو ایک خوابِ شیریں قرار دیں گی۔ اور کہیں گی۔ کہ ہمیں اس میٹھی نیند سے کس نے جگا دیا؟ خدا فرمائے گا۔ کہ یہ نئی اور تعجّب والی بات نہیں۔ کیونکہ ہم تو تم کو دُنیا ہی میں اپنے رسُولوں کے ذریعہ ڈرا چکے تھے۔ کہ سیدھے ہوجاؤ۔ اور راستبازی کی راہوں پر چلو۔ کیونکہ ایک ایسا ہولناک دن آنے والا ہے۔ کہ جس کے دکھوں کو دیکھ کر تم دُنیا کی معمولی اور قبر کی غیر معمُولی مصیبتوں کو آرام اور آسائش سمجھو گے۔ اور خواہش کروگے۔ کہ کس طرح تم کو پھر قبر یا دُنیا میں بھیج دیا جائے۔ مگر تمہاری یہ خواہش پُوری نہ ہوگی۔ اور خدا کا عدل اپنا کام کرکے دوزخ کے خوفناک عذابوں سے تمہارے بگڑے ہُوئے نفس کی اصلاح فرمائیگا :-

(۲)

ایک دن حضرت امام ابو یوسف رح جو عباسی بادشاہوں کے دربار میں سب سے معزز اور قاضی القضاۃ کے عہدہ پر سرفراز تھے۔ ایک قیمتی اور خوبصُورت خچر پر سوار ہو کر نہایت عُمدہ لباس پہن کر چاندی کی کاٹھی پر بیٹھ کر بیسیوں چوبداروں کے حلقہ میں بادشاہ کے دربار کی طرف بڑی آن بان سے جا رہے تھے۔ کہ راستہ میں ایک آتش پرست گھسیارا جو نہایت بوڑھا۔ اور لنگوٹی باندھے ہُوئے کھُرپا لے کر گھاس کھود رہا تھا۔ آپ سے ملا۔ اور راستہ روک کر کھڑا ہوگیا۔ اور آپ کے خچر کی لگام تھام کر بولا۔ کہ میں آپ سے ایک سوال کرنا چاہتا ہوں۔ امام صاحب نے خچر روک لی۔ اور فرمایا۔ کہ پوچھ جو تو نے پوچھنا ہے۔ اس نے کہا۔ مجھے دیکھیو۔ کہ میں آپ کے نزدیک کافر ہوں۔ مگر نہایت فلاکت زدہ ہُوں۔ کہ بدن پر کپڑا اور پیٹ کے لئے روٹی نہیں۔ اس بڑھاپے میں گھاس کھود رہا ہُوں کہ دو پیسے ملیں۔ اور روٹی کھاؤں۔ کافر ہو کر میری یہ حالت ہے۔ مگر آپ مسلمان ہیں۔ اور آپ کی یہ حالت ہے۔ کہ ہزاروں دینار آپ کی تنخواہ ہے۔ سلطنت عباسیہ میں سب سے معزز عہدہ پر آپ فائز ہیں۔ بادشاہ آپ کو سر آنکھوں پر بٹھاتا ہے۔ سرکاری آداب کی پابندی میں آپ سرکاری خچر پر چاندی کی سرکاری کاٹھی پر بیسیوں چوبداروں کے جھُرمٹ میں بادشاہوں کی طرح جا رہے ہیں مگر آپ کے نبی کا فرمان ہے۔ کہ

اَلدُّنْیَا سِجْنُ لِلْمُؤْمِنِ وَجَنَّۃٌ لِلْکَافِرِ

یعنی دُنیا مومن کے لئے قید خانہ۔ اور کافر کے لئے بہشت ہے۔ لیکن یہاں معاملہ بالکل اُلٹ ہے۔ کہ آپ تو بہشت میں ہیں۔ حالانکہ مومن ہیں۔ اور میں قید یوں سے بدتر ہُوں۔ حالانکہ کافر ہُوں۔ مجھے آپ سمجھائیں۔ کہ آپ کے نبی کی یہ حدیث میرے اور آپ کے حالات کو دیکھ کر کس طرح سچی ہوسکتی ہے؟

امام صاحب نے فی البدیہہ فرمایا۔ کہ سُن اے بُوڑھے آتش پرست سُن۔ تو بے شک کافر ہے۔ اور بے شک تو فلاکت زدہ اور نہایت مصیبت خوردہ ہے۔ مگر اگلے جہان میں تیرے کفر۔ اور شرک۔ اور آگ کی پرستش۔ اور نبیوں کی تکذیب اور شوخی۔ اور راستبازوں کے انکار اور حق کی مخالفت کی وجہ سے ایسی ایسی سزائیں مقدر ہیں۔ کہ جن کے مقابلہ میں تیری یہ غربت اور بھُوک اور بدن کی عُریانی ایک بہشت ہے۔ اور سچ مچ دُنیا تیرے لئے آخرت کے عذابوں کے مقابلہ میں جنت ہے۔ اور مرنے کے بعد جب تو اُن شدید دُکھوں اور شدید البطش کی سزاؤں میں گرفتار ہوگا۔ تو رو رو کر کہیگا کہ کاش مَیں دُنیا میں لوٹایا جاؤں کیونکہ وُہ تو میرے لئے بہشت تھی۔ مگر اے بُوڑھے! جب مَیں مروں گا۔ اور خدا مجھے اپنے فضل و کرم سے بہشت میں لے جائیگا تو وہاں مومنوں کے لئے ایسی ایسی نعمتیں تیار ہونگی۔ اور ایسے ایسے آرام اور شکھ کے سامان مہیا ہوں گے۔ کہ انہیں دیکھ کر میں پکار اُٹھونگا۔ کہ اوہو۔ دُنیا تو میرے لئے قید خانہ تھی جس نے مجھے اب تک ان نعمتوں والی جنت سے روکے رکھا۔ پس سچ مچ دُنیا تیرے لئے بہشت اور میرے لئے ایک قید خانہ ہے اور میرے نبیؐ کی یہ حدیث بالکل سچی اور حقیقت پر مبنی ہے :-

یہ سُنکر وُہ بوڑھا لاجواب ہوگیا۔ اور اُس نے امام صاحب کے خچر کی باگ چھوڑدی اور امام صاحب نے دربار کا راستہ لیا۔ اللہ تعالےٰ ہزار در ہزار رحمتیں نازل کرے امام ابو یوسف پر۔ اور اُن سے بڑھ کر اُن کے اُستاد امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ پر۔ کہ یہ لوگ دینِ حق کے سُتون اور اسلام کے رُکن اور قرآن و حدیث کے سچے مفسّر اور ہمارے امام اور پیشرو تھے ہم نے ان سے بہت کچھ سیکھا۔ یہ ہمارے محسن اُستاد ہیں۔ اللہ تعالےٰ میری طرف سے میرے تمام اُستادوں امام ابو حنیفہ۔ امام محمد۔ امام ابو یوسف۔ امام زُفر۔ امام شافعی۔ امام مالک امام احمد بن حنبل امام بخاری۔ امام مسلم۔ امام ترمذی۔

امام ابوداودؒ۔ امام نسائیؒ۔ امام ابن ماجہ۔ امام ابن حجر عسقلانی۔ امام ابن تیمیہ۔ امام رازی امام غزالی۔ ابن عربی۔ شیخ عبد القادر جیلانی۔ معین الدین اجمیری۔ شیخ احمد سرہندی۔ شاہ ولی اللہ دہلوی۔ امام شوکانی۔ شاہ عبد العزیز دہلوی۔ شاہ رفیع الدین دہلوی۔ شاہ عبد القادر دہلوی۔ شاہ اسمٰعیل شہید دہلوی۔ شاہ اسحاق دہلوی۔ شیخ عبد الغنی مجددی مدنی۔ سید احمد بریلوی اور نور الدین بھیروی ثم قادیانی کو رحمت اور برکت اور سلامتی کے لاکھوں لاکھ تحفے عنائت فرمائے۔ کہ میں نے ان سب کے کلام اور ملفوظات سے بہت فائدہ اٹھایا ہے۔ خدا کی قسم یہ اتنے بڑے عالم ہیں۔ کہ ان کے علم کو دیکھ کر اپنے آپ کو جاہل مطلق کہنا پڑتا ہے۔ ہاں یہ لوگ گو ہمارے استاد ہیں مگر استاذ الاساتذہ صرف دو سرکاریں ہیں مدینہ والی اور قادیان والی کیونکہ روح کی تشفی انہیں دو کے کلام میں ہے! اللھم صل علی محمد وعلیٰ اٰل محمد وعلیٰ خلفاء محمد وعلیٰ عبدک المسیح الموعود وبارک وسلم انک حمیدٌ مجید۔ ہاں موجود اور زندہ لوگوں میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا مطالعہ آپ کی کاوش علمی آپ کا ہر علم سے مناسبت رکھنا اور اجتہاد کے مرتبہ پر ہونا اور ہر خیال اور مذہب کے اصحاب سے تبادلہ خیالات کر سکنا یہ نور الدین اعظم کے بعد میرے علم میں کسی کو نصیب نہیں۔ اللھم متعنا ومتع سائر المسلمین بطول حیاتہٖ آمین یا رب العالمین

(۳)

ایک شخص مسلمان ہے خدا کو مانتا اس کے رسولوں پر ایمان لاتا۔ اس کے فرشتوں اور اس کی کتابوں پر یقین رکھتا۔ قیامت کے دن کا قائل تقدیر کے مسئلہ کو برحق سمجھتا ہے عملاً نماز روزہ کا پابند نیک اور پاکباز متقی ہے۔ مگر باوجود تمام خوبیوں اور نیکیوں کے غربت کا مارا ہوا بیماریوں میں گھرا ہوا مصیبتوں میں مبتلا دربدر ٹھوکریں کھانے والا بے در بے گھر ہے۔ اور اس قدر مشکلات میں ہے۔ کہ تسلی اور اطمینان اس سے مفقود ہو رہے ہیں۔ اور ڈر ہے کہ کہیں اس کا قدم نہ پھسل جائے۔ اور وہ کفر یا ارتداد یا اور کسی قسم کی گمراہی میں نہ گر جائے۔ کہ اچانک یہ حدیث اسے نظر آتی ہے۔ کہ حضور علیہ السلام فرماتے ہیں۔ کہ دنیا تو مسلمانوں کے لئے قید خانہ ہے۔ پس ایک قید خانہ سے یہ امید رکھنا کہ وہاں گھر کے مزے اور آزادی کی لہریں اور نعمتوں کے انبار ہوں گے۔ جہالت نہیں تو اور کیا ہے؟ پس جو شخص اس دنیا کو مقصود سمجھے گا وہ تو مر جائے گا جبکہ یہ دنیا اس کے لئے آرام کی جگہ نہ ہوگی۔ لیکن جو شخص یہ اعتقاد رکھے گا۔ کہ میرا اصل گھر آخرت ہے۔ جو کہ دائمی ہے۔ اور یہ دُنیا جو کہ محدود در محدود ہے۔ محض ایک امتحان کا کمرہ ہے۔ وہ اس دنیا کی مصیبتوں کی پروا نہ کرے گا۔ بلکہ امید رکھے گا۔ کہ میرے گناہوں کی شامت اسی دنیا میں ختم ہو رہی ہے۔ اور میرا رحیم و کریم خدا یہاں کے ابتلاؤں میں مبتلا کر کے مجھے آخرت کی رسوائی سے بچا رہا ہے۔ پس یہاں کی مصیبتیں اس حدیث پر غور کر کے نہائت ہلکی ہو جاتی ہیں۔ سبحان اللہ یہ حدیث کیا ہے؟ مومن کے لئے دنیوی ہم و غم اور غربت و بے چارگی میں اس کے لئے تسلی دینے والی اور اطمینان بخشنے والی ہے۔ کہ چند دن صبر کر آئندہ نہ ختم ہونے والی دنیا میں آرام ہی آرام ہے۔

(۴)

ایک شخص کافر ہے مگر بہت آرام و آسائش سے رہتا ہے۔ اولاد بھی ہے۔ مال و متاع بھی ہیں۔ عہدہ بھی ملا ہوا ہے۔ سرکار اور دربار میں عزت بھی حاصل ہے۔ دنیوی علوم میں مہارت تامہ بھی رکھتا ہے۔ سیاست سے بھی حصہ وافر ملا ہوا ہے۔ یہ تمام باتیں دیکھ کر وہ مطمئن ہے کہ اب مجھے سب کچھ مل چکا ہے۔ مگر یہ حدیث اسے کہتی ہے۔ کہ یہ جنت صرف اسی دنیا میں ہے۔ اگلے جہان میں ہاں ہمیشہ رہنے والے جہان میں تیرے لئے بڑے بڑے دکھ ہیں۔ اس لئے محدود انعامات پر نازاں نہ ہو۔ یہ تو دس نہیں بیس کو بیس نہیں چالیس کو چالیس نہیں ساٹھ سال کو ختم اور فنا ہونے والی دُنیا ہے۔ اس کے آرام کیا اور نعمتیں کیا؟ نادان نہ بن بیوقوف مت ہو۔ اگلے جہان کی فکر کر جہاں ہمیشہ ہمیش کے لئے رہنا ہے۔ کیونکہ

مرد آخر بیں مبارک بندہ ایست

غیر مبایعین کا افسوسناک طریق عمل

غیر مبایعین نے جب سے قادیان کو چھوڑ کر لاہور کو اپنا مرکز بنایا ہے۔ تب سے آہستہ آہستہ احمدیت کے صحیح عقائد ترک کر کے غیروں میں ملنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ تاکہ ان میں رسوخ اور عزت حاصل کر سکیں۔ کون نہیں جانتا۔ کہ ابتداءِ اختلاف کے وقت صرف مسئلہ خلافت ہی زیر بحث تھا۔ لیکن چونکہ اس کے ماننے کی صورت میں سیدنا محمود ایدہ اللہ الودود کی خلافت ماننی پڑتی تھی۔ اس لئے اس کا انکار کیا گیا۔ اور جب خلافت کا انکار کیا۔ تو ساتھ ہی نبوت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا بھی انکار کرنا پڑا۔ کیونکہ اگر نبوت مانیں تو خلافت کا انکار نہیں کیا جا سکتا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا فرمان ہے۔ ما من نبوۃٍ الا تبعتھا خلافۃٌ (کنز العمال) کہ ایسی کوئی نبوت نہیں جس کے پیچھے خلافت نہ آئے۔ پس غیر مُبایعین کو خلافت کے انکار کے ساتھ نبوت کا انکار کرنا پڑا۔ اور جب نبوت کا انکار کیا۔ تو ساتھ ہی اسمہٗ احمد والی پیشگوئی کا انکار بھی کر دیا کیونکہ اگر اس پیشگوئی کا مصداق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو قرار دیا جائے۔ تو ساتھ ہی آپ کو رسول اور نبی بھی ماننا پڑتا ہے۔ کیونکہ احمد موعود کے متعلق سورہ صف میں مذکور ہے کہ وہ رسول ہوگا۔ اس طرح نبوت کے انکار کے ساتھ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اسمہٗ احمد کی پیشگوئی کے مصداق ہونے سے بھی انکار کیا گیا۔ پھر خلافت نبوت اور اسمہٗ احمد کی پیشگوئی کے انکار کے نتیجہ میں لازماً حضرت مسیح موعودؑ کے منکر کو مسلمان قرار دینا پڑا۔ اور ان سے رشتہ و ناطہ کرنے اور ان کا جنازہ پڑھنے کو جواز کی صورت دی گئی۔ گو منکرین حضرت مسیح موعود علیہ السلام غیر مبایعین کے ایمان اور اسلام میں شک رکھیں۔ اور انہیں دین اسلام سے خارج قرار دیں۔ مگر وہ ان کا ایمان ثابت کرنے کے لئے سر توڑ کوشش کر رہے ہیں۔ اور ایمان کی تعریف کو ایسا وسیع کر دیا ہے۔ کہ اس میں ایمان کفر اور نفاق سب آ جاتے ہیں۔ اور یہ وہ طریق ہے کہ جو سراسر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیم کے خلاف ہے۔ حضور ایک سوال کے جواب میں فرماتے ہیں۔

ایسے لوگوں کی نسبت سوال ہوا۔ جو نہ مکفر ہیں نہ مکذب۔ اور ان کے پیچھے نماز پڑھنے کا مسئلہ دریافت کیا گیا۔

جواب۔ فرمایا۔ "اگر وہ منافقانہ رنگ میں ایسا نہیں کرتے۔ جیسا کہ بعض لوگوں کی عادت ہوتی ہے۔ کہ با مسلماں اللہ اللہ با برہمن رام رام۔ تو وہ اشتہار دے دیں کہ ہم نہ مکذب ہیں نہ مکفر بلکہ بزرگ۔ نیک ولی اللہ سمجھتے ہیں۔ اور مکفرین کو اس لئے کہ وہ ایک مومن کو کافر کہتے ہیں۔ کافر جانتے ہیں۔ تو ہمیں معلوم ہو کہ وہ سچ کہتے ہیں۔ ورنہ ہم ان کا کیسے اعتبار کر سکتے ہیں۔ اور کیونکر ان کے پیچھے نماز کا حکم دے سکتے ہیں .... پس ایسے معترضین کے ساتھ صاف صاف بات کرنی چاہیئے۔ تاکہ ان کے دل میں جو گند اور خبث پوشیدہ ہے نکل آئے۔ اور زنگ جماعت نہ ہوں۔" (البدر ۱۹۰۸ء)

اس حوالہ سے ظاہر ہے کہ ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے منکرین کو تبھی مسلمان قرار دے سکتے ہیں۔ جب وہ اپنے مکذب اور مکفر نہ ہونے کا اشتہار دیں۔ اور مکفر علماء کے کفر کا اعلان کر دیں۔ اور ظاہر ہے کہ ابھی تک منکرین نے ایسا کوئی اشتہار یا اعلان نہیں کیا۔ اندریں حالات ہم ایسے لوگوں کو کیونکر مسلمان قرار دے سکتے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی جماعت کو نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

"تم اگر ان سے ملے رہے۔ تو خدا تعالیٰ جو خاص نظر تم پر رکھتا ہے۔ وہ نہیں رکھیگا پاک جماعت اگر الگ ہو تو پھر اس میں ترقی ہوتی ہے۔" (الحکم ۱۹۰۱ء)

مذکورہ ہر دو حوالجات بتاتے ہیں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام خدا کے حکم کے ماتحت غیروں سے اپنی جماعت کو علیحدہ رہنے کی تلقین کرتے ہیں۔ اور ہدائت فرماتے

ہیں۔ کہ جماعت کی ترقی اسی صورت میں مضمر اور وابستہ ہے۔ چنانچہ ہم دیکھتے ہیں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خلافتِ اولیٰ کے زمانوں میں جماعت غیروں سے الگ رہی تو ترقی کرتی گئی۔ اور اب بھی جماعت کا وہ حصہ جو خلافت سے وابستہ ہے۔ وہ ترقی کرتا چلا جا رہا ہے۔ لیکن وہ حصہ جو خلافت کا منکر ہے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیم کے خلاف منکرین میں مدغم ہو رہا ہے۔ یعنی غیر مبایعین۔ وہ معکوس ترقی کر رہا ہے۔ چاہیئے تو یہ تھا۔ کہ اگر وہ حق پر تھے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صحیح تعلیم کو لوگوں کے سامنے پیش کرتے تھے۔ تو وہ ترقی کرتے۔ اور پہلے سے زیادہ ہوتے۔ مگر واقعہ یہ ہے۔ کہ سنہ ۱۹۱۴ء میں بقول اُن کے اُن کو اکثریت کی تائید حاصل تھی۔ پھر کیا یہ تعجب کی بات نہیں۔ کہ جوں جوں انہوں نے صحیح تعلیم پیش کرنا شروع کی جماعت کے احباب نے اُن کو چھوڑ کر خلافت کو ماننا شروع کر دیا حتیٰ کہ لاکھوں سے اب صرف چند ہزار باقی رہ گئے ہیں۔ ہم سمجھتے ہیں۔ کہ درحقیقت یہ اس طریق عمل کا نتیجہ ہے۔ کہ انہوں نے غیروں سے ملکر ترقی کرنی چاہی۔ جو خدائی منشا کے خلاف ہے۔ حیرت ہے۔ کہ ان لوگوں کو غیروں میں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے منکر ہیں ایمان اور اسلام نظر آتا ہے لیکن حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت یعنی مبایعین میں کوئی ایمان اور اسلام نظر نہیں آتا۔ اور اب تو نوبت بانیجا رسید کہ غیروں کی اقتداء میں تو بوجہ انکے مسلمان ہونے کے ان کی نمازیں ہو سکتی ہیں لیکن مبایعین کی اقتداء میں نہیں ہو سکتیں۔ کیونکہ غیروں کو وہ منکرین کی صف میں کھڑا کرتے ہیں خاکسار

تلاشِ حق کا ایک طریق

از بندگان نفس رہِ آں یگاں مپرس
ہر جا کہ گرد خاست سوارے دراں بجو
آں کس کہ ہست از پئے آں یار بے قرار
رو صحبتش گزین و قرارے دراں بجو
بر مسند غرور نشستن طریق نیست
ایں نفس دوں بسوز و نگارے دراں بجو

عرب میں جب یہ چرچا ہونے لگا۔ کہ مکہ میں ایک شخص رسول ہونے کا دعویٰ کرتا ہے۔ اور ایسی باتیں بیان کرتا ہے جو ما سمعنا بھذا فی اٰبائنا الاولین کی مصداق ہیں۔ تو غفار قبیلہ کے ایک بارسوخ آدمی کو خیال پیدا ہوا۔ کہ ایسے شخص کے حالات ذاتی طور پر معلوم کرنے چاہئیں۔ چنانچہ اس نے اس غرض کیلئے اپنے بھائی کو مکہ روانہ کیا۔ کہ جا کر حالات معلوم کرے۔ اور تاکید کر دی۔ کہ وہ خود اس انسان سے ملے۔ جو رسول ہونے کا دعویٰ کرتا ہے۔ دوسروں کی باتوں پر اعتبار نہ کرے۔ وہ شخص مکہ آیا۔ کفار بھی جو ہر وقت اس تاک میں رہتے تھے۔ کہ جہاں تک ممکن ہو۔ کوئی اجنبی محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے پاس نہ جانے پائے۔ اس کی آمد سے آگاہ ہوئے۔ اُسے ملے۔ اور کچھ ایسی باتیں کیں۔ کہ وہ شخص بارگاہِ رسالت میں جانے سے ڈر گیا۔ اور دشمن کی باتیں سن سُنا کر واپس روانہ ہو گیا۔ بڑے بھائی نے جب واقعات سُنے۔ تو بہت خفا ہوئے۔ اور کہا۔ یہ باتیں تو ہم یہاں بھی سُن چکے تھے۔ تمہارے جانے سے کیا فائدہ ہوا۔ تمہارے بھیجنے سے میری اصل غرض تو یہ تھی۔ کہ تم خود مدعیٔ نبوت سے ملتے۔ اور حالات دریافت کرتے۔ آخر توشہ اور پانی کا مشکیزہ لے وہ خود مکہ کی طرف روانہ ہو پڑے۔ جب مکہ پہنچے۔ تو یہاں کے حالات کو بدلا ہوا پایا۔ ہر طرف مخالفت ہی مخالفت دیکھی۔ ڈرے کہ کہیں دشمن مخالفت کے جوش میں مار ہی نہ ڈالیں اس وجہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر کا پتہ کسی سے دریافت نہ کرتے۔ اور گلیوں میں گھومنے لگے۔ دل را بدل راہیست کے مطابق مسلمان بھی غضب کی بصیرت ایمانی رکھتے تھے۔ اور اجنبی کو دیکھتے ہی سمجھ جاتے تھے۔ کہ یہ پروانہ کس شمع کی تلاش میں ہے۔ چنانچہ حضرت علی رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے جب اس اجنبی کو اسطرح بازاروں میں بظاہر بے مقصد گھومتے دیکھا

تو اس کے پاس پہنچے۔ کھانے کی دعوت دی۔ اور گھر لے آئے۔ طعام سے فراغت کے بعد حال احوال دریافت کرنے لگے۔ پہلے تو وہ شخص ڈرا۔ کہ کہیں یہ بھی مخالف نہ ہو۔ لیکن جب حضرت علیؓ کا ہمدردانہ اور مشفقانہ سلوک دیکھا۔ تو خوف قدرے کم ہوا۔ اور جرأت کر کے کہا۔ بھائی میں تو اُس شخص کی تلاش میں یہاں آیا ہوں۔ جو رسول ہونے کا دعویٰ کرتا ہے۔ حضرت علیؓ کچھ مسکرائے اور فرمایا گھبرایئے نہیں میں بھی اُس شخص کے غلاموں میں سے ہوں۔ اور ابھی آپ کو ساتھ لے چلتا ہوں۔ چنانچہ حضرت علیؓ نے ان کو ساتھ لے لیا۔ اور ایسے طریق سے اُن کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر لے گئے۔ کہ کفار کو کسی قسم کا شبہ نہ گذرے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھنے کی دیر تھی۔ دیکھتے ہی سمجھ گئے۔ ایسی شکلیں جھوٹوں کی نہیں ہوا کرتیں۔ سعادتِ ازلی نے کام دیا۔ اور فوراً کلمہ طیبہ پڑھ کر مسلمان ہو گئے اللہ اللہ! یا تو اتنا ڈر تھا۔ کہ کسی سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر کا پتہ تک دریافت کرنے کی جرأت نہ تھی۔ یا اب ایمان نے یہ جرأت پیدا کر دی۔ کہ خانہ کعبہ میں جا کر تمام کفار کے سامنے اپنے مسلمان ہونے کا اعلان کرنے لگے۔ کافر بھلا اسے کب برداشت کر سکتے تھے۔ اُن پر ٹوٹ پڑے اور اتنا مارا۔ کہ بے ہوش ہو گئے۔ اس اثنا میں حضرت عباسؓ جو اس وقت تک مسلمان نہیں ہوئے تھے آ نکلے۔ انہوں نے یہ پہچانتے ہوئے کہ یہ قبیلہ غفار کا آدمی ہے کفار کو سمجھایا کہ اگر تم نے اس کو مار ڈالا تو تمام قبیلہ تمہارا مخالف ہو جائے گا۔ اور پھر تمہاری تجارت کی خیر نہیں۔ کیونکہ یہ لوگ تمہارے شام کے تجارتی راستے پر بستے ہیں۔ کفار نے اس وقت تو چھوڑ دیا۔ لیکن جب دوسرے دن پھر انہوں نے خانہ کعبہ میں اسی طرح اعلان کرنا شروع کیا۔ تو پھر مارنے لگے۔ ادھر یہ نشہ ایسا نہ تھا۔ جو اس قسم کی ترشیوں سے اتر جاتا۔ آپ روز خانہ کعبہ میں جا کر اعلان کرتے۔ اور کفار روز آپ کو مارتے۔ آخر آپ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے ماتحت اپنے قبیلہ میں تبلیغ کے لئے چلے گئے۔ اور آپ کی تبلیغ سے قبیلے کے اکثر آدمی مسلمان ہو گئے۔

یہ واقعہ جس صحابی کے متعلق ہے۔ تاریخ اسلامی کے چمکتے ستارے ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ ہیں۔ انہوں نے لوگوں سے سُنی سنائی باتوں پر اعتبار نہ کیا۔ اور خود جا کر تحقیق کی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ملے۔ اور اسلام کی سچائی کے قائل ہو گئے۔ اس زمانہ میں بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشین گوئی کے مطابق قادیان میں ایک انسان نے مامور ہونے کا دعویٰ کیا۔ اور عام اعلان کیا ہے۔ کہ

آؤ لوگو کہ یہیں نورِ خدا پاؤ گے
لو تمہیں طور تسلی کا بتایا ہم نے

پس ہر اس شخص کے لئے جو مسلمان کہلاتا ہے ضروری ہے۔ کہ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تقلید کرے۔ اور اس مدعیٔ نبوت کی سچائی پرکھنے کیلئے خود قادیان آئے۔ دشمنوں کی پھیلائی ہوئی باتوں پر اعتبار نہ کرے۔ بلکہ خود تحقیق کرے۔ اگر خوانخواستہ قادیان آ کر کسی کی تسلی نہ ہو۔ تو قیامت کے دن خدا کے حضور کہہ سکیگا۔ کہ میں تو رسول عربی صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے ماتحت اُس شخص کے ہاں گیا۔ جو مہدی ہونے کا دعویٰ کرتا تھا۔ اور بہت تحقیق کی۔ مگر میری تسلی نہ ہوئی۔ اور اصل حالات سے تو ہی واقف تھا۔ اگر کوئی حق کی تلاش کے لئے اتنی تڑپ دکھائے تو اللہ تعالےٰ اس کی کوشش کبھی ضائع نہیں کریگا۔ کیونکہ وہ اپنے بندوں پر اتنا مہربان ہے۔ کہ اگر کوئی اس کی طرف ایک گز چل کر آتا ہے تو وہ اس کی طرف دو گز چل کر جاتا ہے۔

خاکسار ملک سیف الرحمٰن دارالمجاہدین

رپورٹ بھیجنے والی جماعتوں کے نام

اعلان کیا جا چکا ہے۔ کہ تعلیم و تربیت سے متعلقہ ماہواری رپورٹیں ۱۰ تاریخ تک مرکز میں پہنچ جانی چاہئیں۔ اس سلسلہ میں نظارت ہذا نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ آئندہ ماہ سے رپورٹ بھیجنے والی جماعتوں کے نام الفضل میں شائع کئے جاویں۔ جماعتوں کے امراء۔ پریذیڈنٹ اور سکرٹری صاحبان تعلیم و تربیت اسطرف خاص توجہ دیں۔

ناظر تعلیم و تربیت

کتاب بہائی تحریک پر تبصرہ کی اصل حقیقت

رسالہ "بہائی تحریک پر تبصرہ" کی قیمت میں رعایت کا جو اعلان کیا گیا تھا۔ وہ محدود تعداد تک کیلئے تھا چونکہ وہ تعداد ختم ہو گئی ہے۔ اسلئے اب اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ اب یہ کتاب اصل قیمت یعنی ۱۲ پر ملسکتی ہے محصولڈاک ۳/ علاوہ ہے۔

خاکسار ابوالعطاء قادیان

یوم التبلیغ کے متعلق ضروری ہدایات

امید ہے کہ عہدہ داران اور احباب جماعت احمدیہ یوم التبلیغ برائے غیر مسلم صاحبان مورخہ ۲ ماہ امان سنہ ۱۳۲۰ ہش مطابق ۲ مارچ ۱۹۴۱ء کے لئے پروگرام بنا کر ضروری انتظام کرنے میں مشغول ہونگے۔ ذیل میں چند ہدایات درج کی جاتی ہیں انہیں بھی ملحوظ رکھا جائے۔

۱۔ عہدہ داران کو چاہئے کہ جملہ احباب جماعت کی فہرست بنا کر وفود میں تقسیم کیا جائے اور ہر وفد کا امیر مقرر کیا جائے۔

۲۔ اپنے شہر اور اردگرد کے علاقہ کو وفود کے لحاظ سے تقسیم کرکے وفود کو روانہ کیا جائے۔

۳۔ تبلیغ کے دوران میں نرمی اور اخلاق کا بہت خیال رکھا جائے کیونکہ تبلیغ کی غرض گم کردہ راہ بھائیوں سے محض للہ ہمدردی ہے۔

۴۔ اسلام کے نزدیک تمام مذاہب کے بزرگ اور اوتار سچے تھے جو کہ اپنے اپنے وقت میں خدا تعالیٰ کی طرف سے اپنی قوموں کی اصلاح کے لئے آئے۔ جیسا کہ اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام اسلام کی حقیقی تعلیم کو پھیلانے کے لئے تمام گذشتہ اوتاروں اور انبیاء کے روپ میں آئے کیونکہ یہ زمانہ اس بات کا متقاضی تھا کہ جس طرح رسل و رسائل کے لحاظ سے تمام دنیا ایک گھر کی صورت اختیار کر چکی ہے۔ اس کی اصلاح کے لئے بھی ایک ہی اوتار آتا۔ اور پھر گذشتہ اوتاروں اور انبیاء کی حقیقی عزت قائم کرتا۔ تاکہ آج دنیا میں جو مذہب اور سیاست کے نام پر جھگڑے اور فساد ہو رہے ہیں ان کا انسداد ہو جائے۔

۵۔ احمدی مستورات جب عورتوں میں تبلیغ کریں تو ان کو چاہئے کہ وہ اسلامی نقطہ نگاہ سے عورتوں کے فرائض اور حقوق کی تربیت کے متعلق بھی روشنی ڈالیں۔

۶۔ لٹریچر مناسب طریق پر تقسیم کیا جائے اور ہر ایسے آدمی کو ٹریکٹ دیئے جائیں جس کے متعلق یہ امید کی جا سکتی ہو کہ وہ ان کو پڑھے گا اور ان سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کرے گا خصوصاً ایسے لوگوں میں زیادہ ٹریکٹ تقسیم کئے جائیں جن کو زبانی تبلیغ کرنے کا موقعہ بہت کم مل سکتا ہو۔

۷۔ وفود کو روانہ کرنے سے قبل اجتماعی رنگ میں دعا کی جائے۔ نیز یہ تاکید کی جائے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کے مطابق کسی گاؤں میں داخل ہونے سے قبل بھی دعا کریں۔

۸۔ سکرٹریان تبلیغ کا فرض ہے کہ ہر وفد کے امیر سے رپورٹ لے کر یکجائی رنگ میں مرکز کو بھیج دے۔

۹۔ تبلیغ کے سلسلہ میں جو لوگ دلچسپی کا اظہار کریں ان کے نام نوٹ کرکے مرکز کو اطلاع دیں تاکہ آئندہ بھی تبلیغ کا سلسلہ ان سے جاری رکھا جا سکے۔

غیر مسلموں میں تبلیغ کے لئے مندرجہ ذیل لٹریچر دفتر ہذا سے مل سکتا ہے۔

اردو:

۱۔ وید مقدس اور بھگوت گیتا میں حضرت کرشن کی آمد ثانی کی پیشگوئی قیمت ایک روپیہ فی سینکڑہ

۲۔ کرشن اوتار ۱۰ ار فی سینکڑہ

۳۔ ابطال ازلیت روح و مادہ ۱۰ ار فی سینکڑہ

۴۔ الوہیت مسیح کی تردید میں انجیلی دلائل ۱۰ ار فی سینکڑہ

۵۔ پریم سندیسہ ۱ ار فی سینکڑہ

۶۔ قادیانی کرشن اور روحانی سکھ گرنتھ ۱۲ ر فی سینکڑہ

گورمکھی:

۷۔ پیغام صلح ترجمہ بزبان گورمکھی فی نسخہ ار فی سینکڑہ چھ روپے

۸۔ رسالہ اسلام اور سکھ گرنتھ فی نسخہ ار فی سینکڑہ چھ روپے

۹۔ ہمارا رسول فی نسخہ ار فی سینکڑہ چھ روپے

ہندی:

۱۰۔ وہی ہمارا کرشن اور کرشن اوتار عہ سینکڑہ

۱۱۔ کیا وید ایشوری گیان ہیں ۱۰ ار سینکڑہ

۱۲۔ وید تناسخ ۱۰ ار سینکڑہ

۱۳۔ رسالہ امن عالم فی ار فی سینکڑہ چھ روپے

۱۴۔ رسالہ نماز بزبان ہندی فی چھ روپے سینکڑہ

۱۵۔ Why I believe in Islam فی نسخہ ۔ تین روپے سینکڑہ

۱۶۔ پیغام صلح فی نسخہ ار فی سینکڑہ چھ روپے

خاکسار مہتمم نشر و اشاعت نظارت دعوۃ و تبلیغ قادیان

چندہ مسجد احمدیہ نائیجیریا اور ایک مخلص دوست

سید محمود الحسن صاحب آئی سی۔ ایس۔ ڈپٹی کلکٹر متھرا در ضلع ترچناپلی اپنی چٹھی مورخہ ۶ ماہ تبلیغ سنہ ۱۳۲۰ ہش میں رقم فرماتے ہیں۔

"آپ کا یہ گرامی نامہ (تحریک مسجد احمدیہ نائیجیریا) کچھ عرصہ ہوا موصول ہوا تھا اس وقت چونکہ میرے بنک کا بیلنس بہت کم تھا۔ میں حیران تھا۔ کہ کیا کروں کہ اس ثواب سے کہیں حضور عالی کے ارشاد کی تعمیل سے خدانخواستہ محروم نہ رہ جاؤں۔ میں یہ عریضہ ارسال خدمت کرتا ہوں۔ آپ کے خط میں ہے۔ کہ ہنوز مبلغ ۲۸۰/- روپیہ جمع ہوا ہے۔ (تحریک بھجوانے کے وقت صرف اسی قدر چندہ ہوا تھا) اتنی ہی رقم آپ میرے نام سے وعدہ میں لکھ لیں۔ اس میں مبلغ ۲۰/- روپیہ کا وعدہ میری اہلیہ کی طرف سے ملا دیں۔ کل رقم ۳۰۰/- ہو جائے گی۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خواہش ہے کہ نائیجیریا میں بہت جلد مسجد تعمیر کر لی جائے۔ اس لئے احباب سے اپیل کی جاتی ہے۔ کہ اس کار خیر میں جس قدر ہو سکے زیادہ سے زیادہ حصہ لے کر عند اللہ ماجور ہوں۔ (ناظر بیت المال)

میرے بچے اسلام کے پکے سپاہی بن جائیں

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے تحریک جدید کی امانت میں کم سے کم تین سال کے لئے رقم جمع کرنے کا ارشاد فرما کر جماعت پر احسان فرمایا ہے۔ کہ اس سے جہاں خود جمع نہ کر سکنے والوں کو اکٹھی رقم کرنے کا موقعہ مل جائے گا۔ وہاں وہ سلسلہ کی مدد کرنے والے بھی قرار پا کر ثواب کے مستحق ہونگے۔ پس ہر احمدی کو تحریک جدید کی امانت میں ماہوار کچھ نہ کچھ جمع کرنا چاہئے۔ تاکہ اسے اکٹھی رقم مل جائے۔ اور اس کے کام آ جائے۔ ایک دوست لکھتے ہیں کہ میں ۲۵/- ماہوار تین سال کے لئے جمع کرنے کا ارادہ کرتا ہوں۔ اور یہ پہلی قسط ارسال کر رہا ہوں۔ تاکہ پیارے مسیح کے شہر میں ایک چھوٹا سا جھونپڑا بن جائے۔ اور میرے بچے اسلام کے پکے سپاہی بن جائیں۔ پس ہر احمدی کو تحریک جدید کی امانت میں ماہوار جمع کرتے جانا چاہئے۔ (فنانشل سکرٹری تحریک جدید)

چوہدری عبدالغنی صاحب ساکن گوکھووال کے متعلق اعلان

چوہدری عبدالغنی صاحب دکاندار حال ساکن گوکھووال چک ۲۲۱ کے خلاف مبلغ ۱۱۹/۱۲/- کی ڈگری دارالقضاء سے ۱۹۳۵ء میں بحق شیخ نور الدین صاحب تاجر قادیان ہوئی تھی۔ جو اپیل میں بھی بحال رہی۔ اس رقم کا مطالبہ چوہدری صاحب سے کئی بار کیا گیا مگر انہوں نے جواب تک نہیں دیا۔ حتیٰ کہ رجسٹری چٹھیوں کی بھی پرواہ نہیں کی۔ اس لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر اس اعلان کی اشاعت کے بعد پندرہ دن کے اندر چوہدری صاحب موصوف نے زر ڈگری کی ادائیگی کی تسلی بخش صورت پیش نہ کی۔ تو پھر ان کے اخراج از جماعت اور مقاطعہ کی درخواست حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں پیش کر دی جائے گی۔ (انچارج شعبہ تنفیذ نظارت امور عامہ)

162

وصیتیں

نوٹ :- وصایا منظوری سے قبل اسلئے شائع کی جاتی ہیں۔ تاکہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو دفتر کو اطلاع کر دے۔ سکرٹری بہشتی مقبرہ

نمبر ۵۷۸۷: منکہ فضل حسین ولد اسلام دین صاحب قوم سہارن پیشہ ملازمت عمر ۲۴ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۴ء ساکن سید والہ ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۲/۴۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ و غیر منقولہ نہیں ہے۔ میں اسوقت ملٹری میں ملازم ہوں اور میری تنخواہ ۳۸ روپے ۸ آنہ ماہوار ہے۔ لہذا میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اور اقرار کرتا ہوں کہ اس نسبت سے جو چندہ ہے وہ باقاعدہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کے خزانہ میں داخل کراتا رہونگا۔ نیز بوقت وفات اگر میری کوئی اور جائیداد ثابت ہو۔ تو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی کمی بیشی کی صورت میں صدر انجمن احمدیہ قادیان کو اطلاع دیتا رہونگا۔ العبد :- فضل حسین سپاہی کلرک نمبر اسپلائی ٹرینگ بٹالین بی کمپنی پلاٹون نمبر ۵ فیروزپور چھاؤنی۔ گواہ شد جلال الدین امینی بقلم خود۔ گواہ شد :- پیر نصیر الدین

نمبر ۵۷۸۸: منکہ ابراہیم ولد چوہدری شکر الدین صاحب قوم جٹ پیشہ ملازمت عمر ۲۶ سال پیدائشی احمدی ساکن مانگا ڈاکخانہ پھلورہ ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۲/۴۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ اسوقت میری کوئی جائیداد منقولہ و غیر منقولہ نہیں ہے۔ کیونکہ خدا کے فضل سے میرے والد ماجد بزرگوار زندہ ہیں۔ میں اسوقت ملٹری میں ملازم ہوں اور میری تنخواہ اس وقت ۳۸ روپے ۸ آنہ ہے۔ لہذا میں اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان ضلع گورداسپور کرتا ہوں۔ اور اقرار کرتا ہوں۔ کہ اس حصہ کی رقم باقاعدہ ماہوار خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں داخل کرتا رہونگا اور کمی بیشی کی صورت میں صدر انجمن احمدیہ قادیان کو اطلاع دیتا رہونگا۔ نیز بعد وفات اگر میری کوئی اور جائیداد ثابت ہو تو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی العبد :- محمد ابراہیم بقلم خود سپاہی کلرک نمبر اسپلائی ٹرینگ بٹالین بی کمپنی پلاٹون نمبر ۶ فیروزپور چھاؤنی۔ گواہ شد :- جلال الدین امینی بقلم خود۔ گواہ شد :- پیر نصیر الدین بقلم خود

نمبر ۵۷۸۲: منکہ پیر نصیر الدین ہاشمی ولد پیر بشیر احمد صاحب قوم قریشی پیشہ ملازمت عمر ۲۰ سال پیدائشی احمدی ساکن گولیکی ضلع گجرات بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۲/۴۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں اسوقت میری کوئی جائیداد منقولہ و غیر منقولہ نہیں ہے۔ کیونکہ میرے والد صاحب خدا کے فضل سے زندہ ہیں۔ اسوقت میں ملٹری میں ملازم ہوں۔ میری تنخواہ اس وقت ۱۸ روپے ہے۔ لہذا اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں اور اقرار کرتا ہوں۔ کہ اس نسبت سے جو ماہوار چندہ بنے وہ باقاعدہ ماہوار صدر انجمن احمدیہ قادیان کے خزانہ میں داخل کرتا رہونگا۔ نیز بعد وفات جو بھی میری جائیداد ثابت ہو۔ اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد :- پیر نصیر الدین احمد لیس نائک نمبر اسپلائی ٹرینگ بٹالین بی کمپنی پلاٹون نمبر ۵ فیروزپور چھاؤنی۔ گواہ شد :- جلال الدین امینی بقلم خود گواہ شد :- تصدق حسین۔

نمبر ۵۷۸۵: منکہ سید محمود احمد ولد سید گل حسن صاحب مرحوم قوم سید پیشہ ملازمت عمر ۲۲ سال پیدائشی احمدی ساکن پنجوڑیاں ڈاکخانہ کھاریاں ضلع گجرات بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۲/۴۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اسوقت ذاتی کوئی جائیداد نہیں ہے۔ البتہ میرے والد صاحب مرحوم کا ایک مکان میرے گاؤں میں ہے۔ میرے تین بھائی اور تین ہمشیرہ ہیں۔ جو اس میں حصہ دار ہیں۔ لہذا میں اپنے حصے کا جو شریعت کی رو سے مجھے ملے ۱/۱۰ حصہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کے حق میں بطور وصیت تحریر کرتا ہوں۔ میں اسوقت ملٹری میں ملازم ہوں۔ اور میری تنخواہ ۱۸ روپے ماہوار ہے۔ میں اس کا بھی ۱/۱۰ حصہ بطور وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان تحریر کرتا ہوں۔ اور اقرار کرتا ہوں۔ کہ باقاعدہ ماہوار جو چندہ اس نسبت سے بنے خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان ضلع گورداسپور میں داخل کراتا رہونگا۔ اور تنخواہ کی کمی و بیشی کی صورت میں صدر انجمن احمدیہ کو اطلاع دونگا۔ بوقت وفات جو جائیداد میری ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد :- سید محمود احمد گجراتی۔ گواہ شد :- جلال الدین امینی۔ گواہ شد :- محمد امیر لوں بقلم خود

نمبر ۵۷۸۳: منکہ سید ظہور احمد ولد سید اقبال حسین صاحب قوم سید پیشہ ملازمت پیدائشی احمدی ساکن قادیان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۲/۴۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ اسوقت میری کوئی جائیداد منقولہ و غیر منقولہ نہیں ہے۔ کیونکہ میرے والد صاحب خدا کے فضل سے زندہ ہیں۔ اسوقت میں ملٹری میں ملازم ہوں۔ اور میری تنخواہ ۳۸ روپے ۸ آنہ ماہوار ہے لہذا میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اور اقرار کرتا ہوں کہ میں اس نسبت سے جو ماہوار چندہ بنے وہ باقاعدہ ماہوار صدر انجمن احمدیہ قادیان کے خزانہ میں داخل کرواتا رہونگا۔ نیز بعد وفات جو میری جائیداد ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد :- سید ظہور احمد شاہ بقلم خود سپاہی کلرک نمبر اسپلائی ٹرینگ بٹالین بی کمپنی پلاٹون نمبر ۵ فیروزپور چھاؤنی۔ گواہ شد :- جلال الدین امینی بقلم خود گواہ شد :- پیر نصیر الدین انور

نمبر ۵۷۸۶: منکہ سلطان احمد ولد میر احمد صاحب قریشی قوم قریشی پیشہ ملازمت عمر ۱۸ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۲/۴۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ اسوقت میری کوئی منقولہ و غیر منقولہ جائیداد نہیں ہے۔ کیونکہ بفضلہ تعالیٰ میرے والد صاحب زندہ ہیں۔ اسوقت میں ملٹری میں ملازم ہوں۔ اور میری تنخواہ اٹھارہ روپے ماہوار ہے۔ لہذا میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان ضلع گورداسپور کرتا ہوں۔ اور اقرار کرتا ہوں کہ اس حصہ کی رقم باقاعدہ ماہوار خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں داخل کرواتا رہونگا تنخواہ کی کمی و بیشی کی صورت میں صدر انجمن احمدیہ قادیان کو اطلاع دیتا رہونگا۔ نیز بوقت وفات اگر میری کوئی اور جائیداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد :- سلطان احمد قریشی بقلم خود نمبر اسپلائی ٹرینگ بٹالین بی کمپنی پلاٹون ۵ سٹور ڈویژن فیروزپور چھاؤنی۔ گواہ شد۔ جلال الدین امینی بقلم خود۔ گواہ شد :- رحیم بخش بقلم خود۔

نمبر ۵۷۸۹: منکہ عبد الرزاق خاں ولد منشی احمد الدین خاں صاحب قوم یوسف زئی پیشہ ملازمت عمر ۲۳ سال پیدائشی احمدی ساکن پونچھ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۲/۴۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ اسوقت میری کوئی جائیداد منقولہ و غیر منقولہ نہیں ہے۔ کیونکہ میرے والد صاحب خدا کے فضل سے زندہ ہیں۔ اسوقت میں ملٹری میں ملازم ہوں۔ اور میری تنخواہ ۳۸ روپے ۸ آنے ہے۔ لہذا میں اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اور اقرار کرتا ہوں۔ کہ اس نسبت سے جو ماہوار چندہ بنے وہ باقاعدہ ماہوار صدر انجمن احمدیہ قادیان کے خزانہ میں داخل کرواتا رہونگا۔ نیز بعد وفات جو بھی میری جائیداد ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد :- عبد الرزاق خاں ذرد بقلم خود سپاہی کلرک نمبر اسپلائی ٹرینگ بٹالین بی کمپنی پلاٹون نمبر ۵ فیروزپور چھاؤنی۔ گواہ شد :- جلال الدین امینی بقلم خود۔ گواہ شد :- پیر نصیر الدین

نمبر ۵۷۹۰: منکہ تصدق حسین ولد سید ہارون شاہ صاحب قوم سید پیشہ ملازمت عمر ۲۲ سال تاریخ بیعت ۳ جنوری ۱۹۴۰ء ساکن کلر سیداں ڈاکخانہ کلر سیداں ضلع راولپنڈی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۲/۴۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ اس وقت میری کوئی منقولہ و غیر منقولہ جائیداد نہیں ہے کیونکہ خدا کے فضل سے میرے والد صاحب زندہ ہیں۔ اسوقت میں ملٹری میں ملازم ہوں۔ اور میری تنخواہ ۱۸ روپے ماہوار ہے۔ لہذا میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان ضلع گورداسپور کرتا ہوں اور اقرار کرتا ہوں۔ کہ باقاعدہ اس نسبت سے جو چندہ بنے۔ وہ ماہوار خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں انشاء اللہ داخل کرتا رہونگا۔ اگر بعد وفات میری کوئی اور جائیداد ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ نیز کمی و بیشی کی صورت میں صدر انجمن احمدیہ قادیان کو اطلاع دیتا رہونگا۔ العبد :- تصدق حسین بقلم خود لیس نائک نمبر اسپلائی ٹرینگ بٹالین پلاٹون نمبر ۶ فیروزپور چھاؤنی۔ گواہ شد۔ جلال الدین امینی بقلم خود۔ گواہ شد :- پیر نصیر الدین۔

نمبر ۵۷۸۴: منکہ محمد عثمان ولد حافظ محمد اسحاق صاحب قوم تلغیار پیشہ ملازمت عمر ۱۸ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۲/۴۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ اسوقت میری کوئی جائیداد منقولہ و غیر منقولہ نہیں ہے۔ کیونکہ میرے والد ماجد بزرگوار بفضلہ تعالیٰ زندہ ہیں۔ اس وقت میں ملٹری میں ملازم ہوں۔ اور میری تنخواہ ۳۸ روپے ۸ آنے ماہوار ہے۔ لہذا میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان ضلع گورداسپور پنجاب کرتا ہوں کہ باقاعدہ اس حصہ کی ادائیگی ماہوار کرونگا۔ نیز بعد وفات اگر میری اور کوئی جائیداد ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی اپنی ملازمت کی کمی بیشی کے بارے میں انشاء اللہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کو اطلاع دیتا رہونگا۔ اور اس صورت میں اسی نسبت سے چندہ داخل خزانہ کراتا رہونگا۔ العبد :- محمد عثمان سپاہی کلرک نمبر اسپلائی ٹرینگ بٹالین بی کمپنی پلاٹون نمبر ۵ فیروزپور

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

نیویارک ۱۶ فروری۔ امریکہ کے خاص سفیر مسٹر ہیری ہاپکنس یورپ کے دورہ کے بعد آج یہاں پہنچ گئے۔ اور ایک بیان میں کہا کہ ہٹلر انگریزوں کو زیر نہیں کر سکے گا۔ اگر امریکہ کی طرف سے امداد ملتی گئی۔ تو برطانیہ ضرور فتح پائے گا۔

انقرہ ۱۶ فروری۔ آج قریباً سو سو سپاہیوں کو لے جا سکنے والے ایک سو جرمن جنگی طیارے بوڈاپسٹ کے اوپر سے پرواز کرتے ہوئے مشرق کو گئے۔ معلوم نہیں ان کی منزل کونسی ہے

واشنگٹن ۱۶ فروری۔ آج امریکہ کے جاپانی سفیر نے مسٹر روزویلٹ سے ملاقات کی۔ روزویلٹ نے اسے صاف صاف بتا دیا۔ کہ امریکہ برطانیہ کی مدد کریگا کیونکہ وہ جمہوریت کا حامی ہے۔ اس کے علاوہ اسے چین کے معاملات میں بھی دلچسپی ہے۔ مجھے ڈر ہے کہ یورپ اور چین کی جنگ مل کر ایک ہی جنگ نہ بن جائے۔ امریکہ جنگ نہیں چاہتا۔ مگر ایشیاء میں اپنے مفادات کو بھی خطرہ میں نہیں ڈال سکتا۔ جاپانی حلقوں میں اس بیان کو آگ پر تیل ڈالنے سے تعبیر کیا جا رہا ہے۔

لنڈن ۱۷ فروری۔ جرمن فوجیں رومانیہ سے گذر کر بلغاریہ پہنچ رہی ہیں رومانیہ کے برطانوی سفیر وہاں سے انقرہ آ گئے ہیں۔ اور اس خبر کی تصدیق کرتے ہیں۔ ان کا بیان ہے کہ رومانیہ میں تین لاکھ پچاس ہزار جرمن فوج ہے رومانوی گورنمنٹ نے تین ہزار پول پناہ گزینوں کو نظربندوں کے کیمپ میں بھیج دیا ہے۔ برطانی سفیر نے اس کے خلاف پروٹسٹ کی چٹھی اپنی روانگی سے قبل رومانوی گورنمنٹ کو لکھ دی تھی۔

لنڈن ۱۷ فروری آسٹریلیا کے قائم مقام وزیر اعظم نے اعلان کیا ہے کہ میں عنقریب مختلف علاقوں کے وزراء کی ایک کانفرنس بلاؤں گا۔ جس میں لڑائی بالخصوص ہوائی حملوں سے بچاؤ کے وسائل پر غور کیا جائے گا۔ اس وقت بے حد چوکس رہنے کی ضرورت ہے۔ ہمیں ملک کے وسائل کی بھی اچھی طرح جانچ پڑتال کر لینی چاہیئے۔

لنڈن ۱۷ فروری۔ کل شب برطانیہ پر کوئی حملہ نہیں ہوا۔ سرشام شمال مشرقی کنارے پر ایک جرمن طیارہ نے ایک بم پھینکا جس سے بعض عمارتوں کو نقصان پہنچا۔ اور کچھ آدمی مر گئے۔

نیویارک ۱۷ فروری۔ کل یہاں فیسی ازم کے خلاف اطالویوں کا ایک جلسہ ہوا جس میں دو ہزار اطالوی شریک ہوئے۔ تقریروں میں کہا گیا۔ کہ اگر ہٹلر جیت گیا۔ تو وہ اٹلی پر قبضہ کر لے گا۔ اٹلی نے جو آزادی حاصل کی تھی۔ اسے مسولینی اور اس کے ساتھیوں نے مٹا دیا ہے۔

بوڈاپسٹ ۱۷ فروری۔ ہنگری میں بڑے زور کے سیلاب آ رہے ہیں یوگوسلاویہ کو جانے والی سڑکیں اور ریلوے لائنیں ٹوٹ گئی ہیں۔ سپین اور پرتگال میں بھی سیلاب اور آندھی کے طوفان آ رہے ہیں۔ لزبن میں آندھی کی رفتار اسی میل فی گھنٹہ تھی۔ سپین میں ایک ریلوے ٹرین کو حادثہ پیش آ گیا۔ ۲۶ اموات ہوئیں۔ اور بہت سے لوگ زخمی ہوئے۔

بمبئی ۱۷ فروری۔ آج مزید تین ہزار اطالوی قیدی یہاں پہنچے ہیں۔

دہلی ۱۷ فروری۔ آج سنٹرل اسمبلی کے اجلاس میں فیصلہ ہوا۔ کہ بیمہ کے قانون میں ترمیم کا بل سیلیکٹ کمیٹی کے سپرد نہ کیا جائے۔

روم ۱۷ فروری سابق شاہ سپین کے متعلق تازہ بلیٹن مظہر ہے کہ گذشتہ شب انہوں نے آرام سے گذاری۔ بیماری کا زور اب کم ہو رہا ہے۔

لنڈن ۱۷ فروری ہوائی وزارت کا اعلان مظہر ہے۔ کہ کل دن کے وقت برطانی ہوابازوں نے جرمنی کے مقبوضہ علاقہ پر زور کے حملے کئے۔ ہالینڈ کی ایک بندرگاہ پر بھی سخت حملہ کیا۔ اور ایک جہاز کو نشانہ بنایا۔ اتوار کی رات کو پولینڈ کے بعض شہروں پر پرواز کر کے اشتہار پھینکے گئے۔

لنڈن ۱۷ فروری جنوبی اٹلی میں انگریز ہوابازوں کے ہوائی چھتریوں کے ذریعہ اترنے کے متعلق جرمنی کی ایک سرکاری خبر رساں ایجنسی نے کہا ہے کہ انہوں نے ایک ایسی چیز کی نقل کی ہے۔ جو ان کی نہ تھی۔ لیکن یہ ان کی بے ہودگی ہے جنگی چالیں کسی کی ملکیت نہیں ہیں۔

لنڈن ۱۷ فروری۔ برلن ریڈیو نے یہ سراسر بے بنیاد گپ ہانکی ہے۔ کہ جرمنوں نے پچھلے دنوں برطانیہ کے الالکھ دس ہزار ٹن کے جہاز غرق کر دیئے ہیں۔

لنڈن ۱۷ فروری۔ گذشتہ دو ماہ میں بیس نئے جہاز برطانی بحری بیڑہ میں شامل کئے گئے ہیں۔ ان میں دو جنگی جہاز۔ دو طیارہ بردار جہاز پانچ گشتی اور گیارہ برباد کرنے والے ہیں۔ جنگی جہاز ۳۵-۳۵ ہزار ٹن کے ہیں۔ اور ان پر ۱۴ انچ دہانہ کی دس دس توپیں ہیں طیارہ بردار ۲۳-۲۳ ہزار ٹن کے ہیں اور ان پر چھ چھ طیارے ہیں۔

لنڈن ۱۷ فروری۔ ہنگری میں سیلاب اور ڈینیوب کی طغیانی کی وجہ سے شاید جرمنی کو بلقانی ممالک پر حملہ کچھ عرصہ کے لئے ملتوی کرنا پڑے۔ رومانیہ میں مقیم ساڑھے تین لاکھ جرمن فوج میں سے ۴۵ ہزار رومانیہ کی بحیرہ اسود کی بندرگاہ کانسٹنزا میں مقیم ہے۔

دہلی ۱۷ فروری۔ آج سنٹرل اسمبلی میں کامرس ممبر نے بتایا کہ ہندوستان میں ہوائی جہاز بنانے کی کافی تیاریاں ہو رہی ہیں۔ بعض کارخانہ داروں کو بعض شرائط کے ماتحت حکومت مالی امداد دے گی۔ لڑائی کے بعد ہندوستان کے لئے جو منڈیاں کھلی رہیں۔ ان میں گذشتہ سال کی نسبت زیادہ مالیت کا مال ہندوستان سے بھیجا گیا۔ اس وقت روئی کی قیمت اس سے زیادہ ہے جو آغاز جنگ سے قبل تھی۔ اس لئے اس بارہ میں کوئی خاص قدم اٹھانے کی ضرورت نہیں۔ تاہم میں اس بارہ میں ایک کانفرنس بلانے کے سوال پر غور کروں گا۔ بعض منڈیاں بند ہو جانے کی وجہ سے ہندوستان کی تجارت میں جو مشکلات پیدا ہو گئی ہیں۔ ان کو دور کرنے کا سوال بھی زیر غور ہے۔ جنگ میں ہندوستان کے ۶۲۰ سپاہی مارے گئے ہیں۔ جن کے ورثاء کو معاوضہ دیا جائے گا۔

دہلی ۱۷ فروری۔ انڈین میڈیکل سروسز کے ڈائرکٹر جنرل نے اپیل کی ہے کہ جن لوگوں کے پاس کپڑے دیکھنے کی خوردبینیں ہیں۔ وہ یا تو حکومت کے پاس بیچ دیں اور یا بطور امداد ان کے دفتر میں اچھی طرح پیک کر کے بھجوا دیں۔

لنڈن ۱۷ فروری۔ اٹلی کے ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے کہ انگریزی فوجیں جربوب کے مقام پر سخت حملے کر رہی ہیں۔ یہ مقام طبرق کے جنوب میں ڈیڑھ سو میل کے فاصلہ پر ہے۔ یہاں ایک اطالوی فوج گھری ہوئی ہے

واشنگٹن ۱۷ فروری معلوم ہوا ہے کہ مسٹر دینڈل ولکی آزاد چین کا بھی دورہ کریں گے۔ آپ نے ایک پریس انٹرویو میں کہا کہ میں نے اس بارہ میں ابھی آخری فیصلہ نہیں کیا۔

لنڈن ۱۶ فروری۔ وشی کی ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ جنوبی فرانس کا سارا ساحل اس کے حلقہ سے الگ کر دیا گیا ہے۔ اس پر یہ شبہات پیدا ہوتے ہیں کہ اس پر جرمنوں کا قبضہ ہو گیا ہے

لائلپور ۱۳ فروری۔ آج یہاں آل انڈیا اکالی کانفرنس ہوتی۔ پنجاب گورنمنٹ کو نوٹس دیا گیا۔ کہ اگر اس نے ایک ماہ کے اندر سکھوں کے مطالبات منظور نہ کئے تو اس کے خلاف مؤثر کارروائی کی جائیگی۔

عبد الرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی